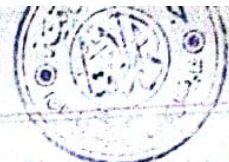


①

۲۲۹/۱۲/۲۸  
۲۱۴۳/۱/۹

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ ۱۵/۳/۱۵



کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں

فتاویٰ کا شمار ج ۲: ص ۱۵۳ میں لکھا ہوا ہے کہ جس بندے نے کسی کا

ایک دانق کے بعد حق مارا ہوگا، اس کی سات سو مقبول نمازوں کا ثواب صاحب حق کو دیدیا

جائے گا۔ اس کی دلیل کیا ہے اور موجودہ دور میں روپوں، پیسوں کے حساب سے دانق کتنے گاہے؟

المستفتی: ساجد الرحمن 25/12/2008

مفت محمد امجد رضا سکوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حادثاً و مہلتاً

سوال میں جس عبارت کے متعلق پوچھا گیا ہے وہ درفخار کی عبارت

ہے، شامی کی نہیں، اسدہ یہ ہے :-

”أنه لو أخذ لدانق ثواب سبعة صلوة بالجملة“

اور یہی عبارت اشباہ میں بھی مذکور ہے :-

”جاء في بعض الكتب أنه لو أخذ لدانق ... الخ

(الاشباہ والنظائر، الفن الأول، القاسمہ الثانیة

ص ۳۶، دار الفکر)

اور یہی عبارت بنزائیر میں بھی ذکر کی گئی ہے :-

”لبتہ ان تینوں کتابوں میں بغیر کسی تعویض کے یوں فرمایا گیا ہے :-

”جاء في بعض الكتب“ اور کتاب کی تعیین نہیں کی گئی ہے، چنانچہ علامہ

شامی نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا: کہ اس سے یا تو کتب

ساری مراد ہیں یا یہ علماء کرام میں سے کسی کا قول ہے،

اس سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث نہیں ہے اور نہ ہی ذخیرہ احادیث

میں کوئی ایسی حدیث مل سکی۔

یاں ! احادیث میں اس کا بہت کثرت سے ذکر آیا ہے

کہ جو شخص کسی صاحب حق کا حق ادا کرے بغیر دنیا سے برخصت

ہوجانے تو آخرت میں ماسب حق کو اسکا حق اسکی حسنات سے دلایا جائیگا۔ بخاتمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ -  
صلی اللہ علیہ وسلم من كانت له مظلمة لأخيه من عرضه  
أو شيء فليتحلله منه اليوم قبل أن لا يكون  
دينار أو درهم ، إن كان له عمل صالح أخذ  
منه بقدر مظلمته ، وإن لم يكن له حسنات أخذ  
من سيئاته صاجبه فحل عليه .

و عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : اندروا ما للفلس؟  
قالوا : الفلاس فينا من لا درهم له ولا متاع فقال : إن  
الفلس من احتق من يأتي يوم القيامة بصلوة و صيام و زكاة  
و يأتي قد شتم هذا و قذف هذا و أكل مال هذا  
و سفك دم هذا و ضرب هذا فيعطى هذا من حسنة و هذا  
من حسنة فإن فئت حسنة قبل أن يقضى ما عليه أخذ  
من خطاياهم فطرحت عليه ثم طرح في النار -

(مشکوٰۃ المصابیح ، کتاب الظلم ، ص : ۳۵ ، قدیم)  
اور دائق کے بارے میں حضرت مولانا مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ فرماتے ہیں :-  
کہ دائق تقریباً ۱/۵ رتی کا پیمانہ ہے اور اصل یہ ہے کہ دائق ۱/۴ قیراط  
کا ہے ، اور ایک قیراط ۱/۵ رتی ہے ، تو چار قیراط ۱/۴ رتی کے ہوتے۔

فقط دالہ  
واللہ اعلم بالصواب  
حرمہ : سیدان اللہ ریلوے  
المتخصص فی الفقہ الاسلامی

والحمد للہ رب العالمین  
بیتنا

الجواب صحیح

محمد سعید اعظمی

۱۴۳۱/۱/۱۳

